بسم اللہ الرحمن الرحیم

احتشام نقوی شفا کی مقدس شاعری

جمیل عثمان

بہت کم ایسے شاعر ہوتے ہیں جنہیں زبان و بیان پر کامل قدرت حاصل ہو، فن شعر گوئی کے رموز سے بھی واقف ہوں اور افکار و مضامین کی بھی کمی نہ ہو لیکن وہ عام شاعری سے اجتناب برتتے ہوئے صرف حمد و ثناء اور مدحت اہل بیت کے لیے اپنی شاعری کو وقف کر دیں - احتشام نقوی شفا ایک ایسے ہی شاعر ہیں جو صرف حمد و نعت اور سلام و منقبت پر اکتفا کیے ہوئے ہیں - ان کا قلم اٹھتا ہے تو صرف اللہ، محمد،
علی، فاطمہ، حسن، حسین، اہل بیت الطاہرین اور اولیائے کرام کی تعریف و توصیف کے لیے اور بس ! وہ کہیں اور سنا کرے کوئی - شفا کی شاعری میں جو سوز، جو درد پنہاں ہے اس کی مثال کم کم ملتی ہے - جب وہ اپنے دلآویز ترنم میں اکابر کا ذکر کرتے ہیں اور خاص کر واقعہ کربلا جب ان کا موضوع ہوتا ہے تو سامع دم بخود ہو جاتا ہے - ایک تو الفاظ کا سحر، دوسرے واقعات کا کرب اور تیسرے شفا کی جادو بیانی! سننے والا مسحور نہ ہو جائے توکیا کرے - میں نے ان کی چند غزلیں بھی ان کی زبانی سنی ہیں، جو انہوں نے اول اول کہی تھیں، اور میرا خیال ہے کہ وہ اگر مشق سخن جاری رکھتے تو بہت اچھی شاعری کر سکتے تھے، لیکن انہوں نے اظہار کے لئے مذہبی کلام کو چنا اور میرا خیال ہے کہ بہت اچھا کیا -

احتشام نقوی شفا سے ہماری ملاقات تقریباً آٹھ دس سال پہلے ہوئی تھی جب ہم نے اپنی دو کتابیں ان کی خدمت میں پیش کی تھیں - چند دنوں بعد ان کا فون آیا اور انہوں نے اپنے گھر آنے کی دعوت دی - دونوں کتابیں انہیں جی جان سے پسند آئی تھیں - پھر شاعری کی بات چل نکلی تو انہوں نے دریافت کیا کہ میں حمد

و نعت سلام و منقبت کہتا ہوں کہ نہیں - جب میں نے اثبات میں جواب دیا تو انہوں نے مجھے زینبیہ (نیو جرزی) میں پڑھنے کے لئے بلایا - اس کے بعد میں اکثر زینبیہ اور محفل شاہ خراسان کی محافل میں سلام، منقبت اور مرثیے وغیرہ سناتا رہا اور الحمد للله بہت سراہا جاتا رہا -

انہی محفلوں میں شفا کا کلام سننے کا اتفاق ہوا اور دل عش عش کر اٹھا - ایک تو دلکش کلام، اس پر سے ان کا خوبصورت ترنم - سونے پر سہاگہ! احتشام بھائی کے کلام میں خدائے لم یزل کی وحدانیت، حب نبی، توقیر علی، عشق حسن و حسین اور احترام اہل بیت کی ایسی مثالیں ملتی ہیں جو خال خال ہی نظر آتی ہیں - مثلا

رسول اللہ کے لئے یہ اشعار دیکھئے:

جو کتاب حق میں ہے وہ بات پیغمبر میں ہے
یعنی جوہر آئنہ میں، آئنہ جوہر میں ہے

خدا نے خلق کیا ہے یہ کائنات مگر
یہ کائنات بنی ساری مصطفیٰ کے لئے

علی کی مدح میں یہ اشعار ملاحظہ ہوں:

خندق سے لے کے معرکہ نہروان تک
بکھرے ہیں معجزات شجاعت کے باب میں

حسین کی تعریف اس طرح کرتے ہیں:

لکھا ہے خوں سے اپنی شہادت کا فلسفہ
آتی ہو موت حق پہ، تو جینا ہنر نہیں

اور اہل بیت کی مدح سرائی ان الفاظ میں کی:

مدحت آل نبی کا جب سے پایا ہے شرف
فکر بھی میری ہے روشن، قلب بھی بیدار ہے

نیو جرزی میں کوئی بھی محفل احتشام نقوی کے بغیر مکمل نہیں سمجھی جاتی - وہ کوئی چالیس برسوں سے ان محفلوں میں نظامت کے فرائض انجام دے رہے ہیں اور بہت عمدہ طریقے سے اپنا یہ فرض نبھاتے ہیں - نظامت کے لئے زبان کی فصاحت، الفاظ کا برمحل استعمال، لہجے کی روانی، اور مطالب کی ادائیگی کے لئے جن صلاحیتوں کی ضرورت ہوتی ہے وہ ان میں بدرجۂ اتم موجود ہیں - نظامت کے دوران برمحل اشعار اور موقع کے لحاظ سے واقعات بیان کر کے احتشام بھائی اسے اور دلچسپ بنا دیتے ہیں - اور جب وہ اپنے دلنشیں ترنم سے اپنا کلام سناتے ہیں تو سننے والا جھوم جھوم جاتا ہے - ان کا ہر شعر پاکیزگی اور تقدس لئے ہوئے دل میں اتر جاتا ہے - مثال کے طور پر یہ شعر ملاحظہ ہو:

روشنی ایماں کی ہو، تنویر ہو عرفان کی
ہے طہارت لازمی فکر سخنور کے لئے

اس میں کوئی شک نہیں کہ احتشام نقوی کے کلام سے طہارت ٹپکتی ہے - وہ خود پاکیزگی کی علامت ہیں اور ان کی فکر بھی معطر و منور ہے - اور فکر میں بلندی کیوں نہ ہو - شعر دیکھئے:

خمار عشق مولیٰ فکر میں وہ پختگی لایا
کہ عین معتبر نکلا، لبوں پر جو کلام آیا

احتشام نقوی اپنی ذات میں انجمن ہیں - وہ نہ صرف ایک اچھے شاعر بلکہ ایک کامیاب انسان بھی ہیں - انکی محفلوں میں مذہب و مسلک کی کوئی قید نہیں ہوتی - وہ اتحاد بین المسلمین کے بہت بڑے داعی ہیں - انکی مجالس میں شیعہ، سنی، بریلوی، دیوبندی سبھی جوش و خروش سے شریک ہوتے ہیں - سب اکٹھے ہوتے ہیں اور مل کر اللہ سبحانہ و تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حمد و ثنا کرتے ہیں ، اہل بیت الطاہرین کی خدمت میں سلام و منقبت پیش کرتے ہیں ، محبتیں بانٹتے ہیں اور محبتیں وصول کرتے ہیں - احتشام ایک بین الاقوامی بوائے اسکاؤٹ لیڈر بھی ہیں اور دنیا کے بیشتر ممالک کے اسکاؤٹ جمبوری میں شریک ہو چکے ہیں - ان کی حسن کارکردگی پر انہیں کئی بین الاقوامی اعزازات سے نوازا گیا ہے -

احتشام نقوی کی یہ کتاب جس کا انھوں نے نہایت ہی موزوں نام "بخشش کا سہارا" رکھا ہے، مدحت ابرار کی تاریخ میں ایک اہم مقام حاصل کرے گی - اس کا ایک ایک شعر دل کو چھو لینے والا ہے - شفا کی یہ کتاب گویا تاریخ اسلام ہے - پوری کتاب پڑھ کر اسلامی تاریخ کے اوراق نظروں میں گھوم جاتے ہیں - یہ کتاب احتشام نقوی کے لیے یقیناً بخشش کا سہارا ثابت ہوگی اور ہماری یہی دعا ہے کہ یہ کتاب ہی ان کی بخشش کا ذریعہ بن جائے -